## سوال:

## قتل امام حسین (ع) کے بارے میں تاریخی اسناد و دلائل:

## امام حسین (ع) کے قتل کا حکم کس نے دیا تھا؟

## توضیح سوال:

کیاامام حسین (ع) کی شہادت کا حکم یزید نے دیا تھا، کیونکہ اس بارے میں ابن تیمیہ ناصبی و وہابی نے لکھا ہے کہ:

یزید ابن معاویہ کی پیدائش عثمان ابن عفان کے عہدِ خلافت میں ہوئی، یزید دینداری اور خیر میں مشہور نہیں تھا، نوجوان مسلمان تھا، اس نے اپنے والد کے بعد حکمرانی کی باگ دوڑ سنبھالی، اگرچہ کچھ مسلمانوں نے اسے اس

لائق نہیں سمجھا، اور کچھ اس پر راضی تھے، تاہم اس میں بہادری اور سخاوت کے اوصاف پائے جاتے تھے،

اعلانیہ طور پر گناہوں کا رسیا نہیں تھا، جیسے کہ اس کے بارے میں اس کے مخالفین کہتے ہیں۔

نیز اس نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا، اور نہ ہی حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر اظہارِ خوشی کیا،

نہ ہی حسین رضی اللہ عنہ کے دندان کو چھڑی سے کریدا، نہ ہی حسین رضی اللہ عنہ کا سر شام اس کے پاس لے

جایا گیا، تاہم اس نے حسین رضی اللہ عنہ کو روکنے کا حکم دیا تھا، نیز سیاسی معاملات سے باز رکھنے کی کوشش کی

تھی، چاہے اس کیلیے مسلح راستہ اپنانا پڑے۔

لیکن یزید کے مخالفین یزید کے خلاف باتیں کرتے ہوئے بہت سی جھوٹی چیزیں بھی شامل کر دیتے ہیں۔

مجموع الفتاوی ج ٣ ص ۴١٠

اسی طرح ابن تیمیہ کے شاگرد خاص ابن کثیر نے بھی لکھا ہے کہ :

یزید ابن معاویہ کے بارے میں سب سے سنگین الزام جو لگایا جاتا ہے، وہ شراب نوشی سمیت دیگر کچھ اور غلط کام ہیں، لیکن حسین رضی اللہ عنہ کا قتل نہ تو اس کے حکم سے ہوا اور نہ ہی اسے برا لگا، جیسے کہ یزید کے دادا ابو سفیان نے احد کے دن کہا تھا۔

اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یزید نے کہا تھا: اگر میں حسین کے پاس ہوتا تو ایسا نہ کرتا جیسا ابن مرجانہ یعنی عبید اللہ ابن زیاد نے کیا۔

البداية والنهاية ج١١ ص ٦٥٠

کتاب راس الحسین کا مصنف لکھتا ہے کہ :

یزید امام حسین کے قتل پر راضی نہیں تھا اور یہاں تک کہ اس نے اپنی اس ناخوشی کا اظہار بھی کیا ہے۔

راس الحسين ص ٢٠٨

اسی طرح کتاب سؤال فی یزید ابن معاویہ کا مصنف لکھتا ہے کہ :

یزید نے امام حسین کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا، سروں کو یزید کے پاس نہیں لایا گیا اور اس نے امام حسین کے

دندان مبارک کی بے حرمتی بھی نہیں کی بلکہ عبیداللہ ابن زیاد نے یہ کام انجام دیئے ہیں۔

سؤال فی یزید ابن معاویہ ص ۱۶

دیکھیں یہ دین فروش اور جہنم تقسیم کرنے والے ناصبی و وہابی علماء کیسے یزید لعین کا دفاع کر رہے ہیں اور اسے

امام حسین (ع) کے قتل سے بری کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں ؟!

## جواب:

## مقدمہ:

شیعہ کتب کے مطابق، یزید کے حکم سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت ایک مسلم اور یقینی بات ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اہل سنت کی کتب میں بھی اس موضوع کے بارے میں کچھ ذکر ہوا ہے یا نہیں؟ ہم اس بحث میں اسی سوال کا جواب دیں گے۔

علمائے اہل سنت کے درمیان چند افراد جیسے عبد المغیث حنبلی، ابن کثیر اور ابن تیمیہ نے یہ کوشش کی ہے کہ یزید کی حمایت و طرفداری کر کے اس کو بے گناہ ثابت کریں، یا کم از کم اس بات کو ثابت کریں کہ اس نے توبہ کر لی تھی۔

لیکن اس کے بر خلاف، دیگر علمائے اہل سنت، شیعہ علماء کی طرح اس بات پر متفق ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم، یزید ابن معاویہ نے دیا تھا۔

البتہ اس بارے میں اہل سنت کے تاریخی متون چند قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں:

ا- امام حسین علیہ السلام کے مکہ جانے سے پہلے قتل کے حکم کا صادر ہونا:

۲- یزید کا والی کوفہ کو امام علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کرنا:

۳- وقت، جگہ اور افراد کو معین کیے بغیر امام علیہ السلام کے قتل کے حکم کے صادر ہونے کا بیان:

## ۱- امام حسین (ع) کے مکہ جانے سے پہلے قتل کے حکم کا صادر ہونا:

جن کتابوں میں یہ مطلب بیان کیا گیا ہے ان میں منجملہ ابن عثم کوفی کی کتاب الفتوح ہے وہ نقل کرتے ہیں کہ یزید نے والی مدینہ کو خط لکھ کر امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کا حکم دیا تھا:

وليكن مع جوابك إليّ رأس الحسين بن عليّ، فإن فعلت ذلك فقد جعلت لك أعنّة الخيل، ولك عندي الجائزةّ والحظّ الأوفرّ والنعمة واحدة والسلام.

اس خط کے جواب کے ساتھ، حسین [علیہ السلام] کا سر بھی ہونا چاہیے اگر تم نے ایسا کر دیا تو ہماری طرف سے بڑے انعام کے حقدار بنو گے۔

والسلام

الفتوح ، ج ۳، جزء ۵، ص ۱۸

## ۲-یزید کا والی کوفہ کو امام حسین (ع) کے قتل کا حکم صادر کرنا:

اہل سنت کے ایک دوسرے عالم، ابن اثیر جزری اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ عبید اللہ ابن زیاد نے اتنا بڑا ظلم (قتل امام حسین علیہ السلام) کیوں کیا، اسی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

أما قتلي الحسين فإنه أشار علي يزيد بقتله أو قتلي فاخترت قتله

مجھ کو یزید نے میرے قتل ہونے اور حسین کے قتل کرنے کے درمیان اختیار دیا تھا (یا مجھ عبید اللہ بن زیاد کا قتل ہو گا یا حسین کا) اور میں نے ان دونوں میں سے حسین کے قتل کا انتخاب کیا۔

أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الوفاة: ٦٣٠هـ ، الكامل في التاريخ ج ٣ ، ص ٤٧٤ ، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت - ١٤١٥هـ ، الطبعة: ٢ط ، تحقيق: عبد الله القاضي

نیز اہل سنت کے ایک دوسرے عالم، قرمانی کا کہنا ہے کہ یزید نے عبید اللہ ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ امام حسین (ع) کو شہید کردے:

و بلغ الخبر الي يزيد فولي العراق عبيد الله بن زياد و امره بقتال الحسين.

یزید نے والی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ حسین ابن علی [علیہما السلام] کو قتل کردے۔

القرماني، احمد بن يوسف، المتوفي: ١٠١٩، اخبار الدول و آثار الأُوَل في التاريخ، ج ١، ص ٣٢٠، تحقيق: احمد حطيط – فهمي سعد، ناشر: عالم الكتب.

ابن اعثم کوفی نے بھی اس واقعے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

فكتب عبيد الله بن زياد إلى الحسين: أما بعد يا حسين ! فقد بلغني نزولك بكربلاء ، وقد كتب إلي أمير المؤمنين يزيد بن معاوية أن لا أتوسد الوثير ولا أشبع من الخبز ، أو ألحقك باللطيف الخبير أو ترجع إلى حكمي وحكم يزيد بن معاوية – والسلام.

عبیداللہ ابن زیاد نے امام حسین علیہ السلام کو خط میں لکھا: امابعد، اے حسین! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کربلا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یزید ابن معاویہ نے مجھے لکھا ہے کہ میں آرام سے نہ بیٹھوں اور سیر ہو کے کھانا نہ کھاؤں [ اس بات سے کنایہ ہے کہ آپ کے بارے میں جلد از جلد فیصلہ کروں ] یہاں تک کہ آپ کو خدا سے ملحق کر دوں یا پھر میرے اور یزید کے حکم کو تسلیم کر لیں۔ والسلام

الفتوح - أحمد بن أعثم الكوفي - ج ۵ ص ۸۴- ۸۵

مطالب السؤول في مناقب آل الرسول ( ع ) - محمد بن طلحة الشافعي - ص ۴۰۰؛

مقتل الحسين، خوارزمی، ج ۱ ، ص ۳۴۰، محقق: محمد السماوی، ناشر: انوار الهدی، قم، چاپ اول، ۱۴۱۸ هـ.ق.

جیسا کہ ہم نے ابتدا میں کہا تھا کہ ابن اعثم نے نقل کیا تھا کہ یزید نے والی مدینہ کو حکم دیا تھا کہ امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دے۔ یہاں پر ابن اعثم نے نقل کیا ہے کہ والی کوفہ عبیداللہ ابن زیاد کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔

## ۳۔وقت، جگہ اور افراد کو معین کیے بغیر امام حسین(ع) کے قتل کے حکم کے صادر ہونے کا بیان:

دوسری تاریخی کتابوں میں صرف یہ بات بیان ہوئی ہے کہ یزید ملعون نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا، لیکن یہ مسئلہ کہ قتل کا حکم کہاں اور کس شخص کو یا کس مقام پر دیا گیا،اس کے بارے میں کچھ ذکر نہیں ہوا۔

اہل سنت کے ایک بزرگ عالم شمس الدین ذہبی نے یزید سے عوام کی دوری اور نفرت کے بارے میں لکھا ہے کہ:

قلت: ولما فعل يزيد بأهل المدينة ما فعل، وقتل الحسين وإخوته وآله، وشرب يزيد الخمر ، وارتكب أشياء منكرة ، بغضه الناس ، وخرج عليه غير واحد ، ولم يبارك الله في عمره

جب یزید نے اہل مدینہ کے ساتھ جو کرنا تھا وہ [واقعہ حرہ] کر دیا، اور [امام] حسین [علیہ السلام]، ان کے بھائیوں اور اعزاء واقرباء کو شہید کیا، شراب خواری اور ہر قسم کے حرام اور خلاف [شرع] اعمال انجام دیئے تو عوام یزید سے متنفر ہو گئی اور بہت سے لوگوں نے یزید کے خلاف خروج (قیام) کیا اور اللہ نے اس کی عمر کو مبارک قرار نہیں دیا۔

شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي الوفاة: ٧٤٨هـ ، تاريخ الإسلام ج ٥ ، ص ٣٠، ناشر: دار الكتاب العربي - لبنان/ بيروت - ١٤٠٧هـ - ١٩٨٧م ، الطبعة: الأولى ، تحقيق: د. عمر عبد السلام تدمرى

نیز ابن جوزی نے بھی اسی بات کا اعتراف کیا ہے۔اس فرق کے ساتھ کہ اس نے اپنے بیان میں یزید پر لعنت بھی کی ہے۔چنانچہ سبط ابن جوزی [ابن جوزی کا نواسہ] نے اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

و حكى لى بعض اشياخنا عن ذلك اليوم: ان جماعة سألوا جدى عن يزيد فقال ما تقولون فى رجل ولّى ثلاث سنين فى السنة

الأولى قتل الحسين فى الثانية أخاف المدينة و اباحها و فى الثالثة رمى الكعبة بالمجانيق و هدمها، فقالوا نلعن فقال فالعنوه.

میرے بعض اساتذہ نے اس روز کا قصہ میرے لیے بیان کیا تھا کہ میرے نانا[ابن جوزی] سے یزید کے متعلق کچھ لوگوں نے پوچھا، تو میرے نانا نے جواب دیا: آپ لوگوں کی رائے اس شخص کے بارے میں کیا ہے کہ جس نے تین سال حکومت کی، پہلے سال حسین [علیہ السلام] کو شہید کیا، دوسرے سال مدینہ پر حملہ کیا اور تین دن تک مدینہ کے مسلمانوں کی جان، مال، اور ناموس کو اپنے فوجیوں کے لیے ہر کام کے لیے جائز کر دیا، اور تیسرے سال منجنیق کے ذریعے خانہ کعبہ کو تاراج کر دیا۔؟! حاضرین نے کہا ہم ایسے شخص پر لعنت بھیجتے ہیں، تو میرے نانا[سبط جوزی] نے بھی کہا اس پر لعنت بھیجو۔

سبط بن الجوزي الحنفي، يوسف بن قزغلي ، تذكرة الخواص الأمة في خصائص ائمة عليهم السلام، صص ۲۹۱-۲۹۲، ناشر: مكتبة نينوي الحديثة، تهران.

ہاں یزید کا چار سال کا دور ظلم و ستم اور جرم وجنایت سے اتنا بھرا ہوا ہے کہ مشہور مؤرخ یعقوبی نے سعید ابن مسیب سے نقل کرتے ہوئے یزید کی حکومت کے دور کو منحوس دور قرار دیا ہے:

وكان سعيد بن المسيب يسمي سني يزيد بن معاوية بالشؤم في السنة الأولى قتل الحسين بن علي وأهل بيت رسول الله والثانية استبيح حرم رسول الله وانتهكت حرمة المدينة والثالثة سفكت الدماء في حرم الله وحرقت الكعبة.

سعید ابن مسیب، یزید کے دور حکومت کو منحوس دور کے نام سے یاد کرتا تھا کہ جس کے پہلے سال میں اس نے امام حسین علیہ السلام اور اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کیا، دوسرے سال حرم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ کی بے حرمتی کی، اور تیسرے سال حرم الہی [مسجد الحرام] میں بے گناہوں کا خون بہایا اور خانہ کعبہ کو آگ لگا کر جلا دیا۔

أحمد بن أبي يعقوب بن جعفر بن وهب بن واضح اليعقوبي الوفاة: ٢٩٢ ، تاريخ اليعقوبي ج ٢ ، ص ٢٥٣، ناشر: دار صادر – بيروت.

عالم اہل سنت سیوطی نے لکھا ہے کہ:

یزید نے والی عراق عبید اللہ ابن زیاد کو حسین (ع) ابن علی (ع) کے قتل کا حکم صادر کیا تھا۔

تاریخ الخلفاء ص ١٩٣

اہل سنت کے مشہور دانشمند جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ:

فكتب يزيد إلى واليه بالعراق عبيد الله بن زياد بقتله فوجه إليه جيشاً أربعة آلاف عليهم عمر بن سعد بن أبي وقاص۔

یزید نے کوفہ کے والی ابن زیاد کو حکم دیا کہ حسین بن علی کو قتل کر دو، اس نے عمر ابن سعد کے ساتھ چار ہزار کا لشکر امام حسین کو قتل کرنے کے لیے روانہ کیا۔

تاریخ الخلفاء - ،ج ١ ،ص ٨۴

سبط ابن جوزی کہتا ہے کہ: جب ابن زیاد یزید کے پاس آیا یزید نے اس کا استقبال کیا، اسکی پیشانی چومی اور اسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور ساقی کو دستور دیا کہ ہمیں سیراب کرو۔ اسے اور عمر ابن سعد کو دس لاکھ انعام کے طور پر عطا کیے۔

تذکرة الخواص ص ٢٩٠

## یزید کا امام حسین (ع) کے قتل پر فخر و مباہات:

ابن اثیر لکھتا ہے کہ: واقعہ کربلا کے بعد جب یزید نے عمومی ملاقات کی اجازت دی اور لوگ مجلس میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ امام حسین (ع) کا سر اقدس اس کے سامنے رکھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے کہ جس کے ساتھ وہ امام (ع) کے گلے کی بے حرمتی کر رہا ہے اور کچھ اشعار کو گنگنا رہا تھا کہ جو امام (ع) کے قتل پر فخر و مباہات پر دلالت کر رہے تھے۔

کامل ابن اثیر، ج٣ ص ٢٩٨

اسی مطلب کو سیوطی، سبط ابن جوزی نے بھی نقل کیا ہے۔ سبط جوزی کہتا ہے کہ: یزید امام حسین (ع) کے سر کی توہین کرتے ہوئے ابن زبعری کے اشعار کو گنگنا رہا تھا جن کا مضمون کچھ یوں تھا کہ:

ہم نے بنی ہاشم کے بزرگان کو بدر کے مقتولین کے بدلے کے طور پر قتل کیا ہے۔

تذكرة الخواص، ص ٢٣٥

## ابن زیاد کو کوفہ کا والی بنانے میں یزید کا مقصد:

جب امام حسین (ع) یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے اہل کوفہ کی دعوت قبول کر کے کوفے کا ارادہ کیا اور کوفہ کے حاکم نعمان بن بشیر وہاں کے حالات کو حالت سنبھال نہ سکا، تو یزید نے ابن زیاد کو بصرہ کے علاوہ کوفہ کی حاکمیت بھی دیدی۔ اس مطلب کو اہل سنت کے مایہ ناز مؤرخ جناب طبری اس طرح بیان کرتے ہیں کہ:

جب کوفہ کے بارہ ہزار افراد نے مسلم ابن عقیل کی بیعت کی تو یزید کے ایک حامی نے کوفہ کی حالت اور نعمان کی ناتوانی کی اطلاع یزید کو خط کے ذریعے سے دیدی۔ اس نے اپنے مسیحی مشاور سرجون غلام سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ اس وقت اگر معاویہ زندہ ہو جائے اور وہ تجھے کوئی حکم دیدے تو کیا تم اس کے حکم کو مان لوگے ؟ جب اس نے اثبات میں جواب دیا تو سرجون نے معاویہ کا خط نکال کر یزید کو دیا جس میں کوفہ پر ابن زیاد کی ولایت کا حکم لکھا ہوا تھا، اور سرجون سے کہا ہوا تھا کہ مناسب وقت پر اس حکم نامے کو یزید کے حوالہ کردو۔ سرجون نے یزید سے کہا: اس وقت کوفہ، ابن زیاد کے علاوہ کوئی اور نہیں سنبھال سکتا، تو یزید نے ابن زیاد کو بصرہ کے علاوہ کوفہ کا گورنر بھی مقرر کردیا اور اسے لکھا کہ مسلم ابن عقیل کو قتل کردو۔

تاريخ الطبري - ، ج ۴ ، ص ۲۵۸

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ یزید نے ابن زیاد کو کوفہ کا گورنر صرف امام حسین (ع) کا مقابلہ کرنے کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ ابن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنا رہا تھا، تو اسے کس حیثیت کے ساتھ وہاں بھیجا تھا، تین قسم کے احتمالات یہاں متصور ہیں:

یزید کا ابن زیاد کو کوفہ کا حاکم بناتے وقت اسے کیا کیا احکامات دیئے تھے؟ تین قسم کے احتمالات دیئے جا سکتے ہیں:

**الف:** یزید نے ابن زیاد کو تمام امور کے بارے میں پورا پورا اختیار دے دیا تھا، ان میں سے ایک امام حسین (ع) کا قتل بھی تھا۔

**ب:** اسے کہا گیا تھا کہ تمام مسائل میں یزید سے مشورہ کرلے، چاہے وہ مسئلہ بڑا ہو یا چھوٹا، اس کی اجازت کے بغیر کوئی کام انجام نہ دیا جائے، انہی مسائل میں سے ایک واقعہ عاشورا ہے۔

**ج:** یزید نے اس سے کہا تھا کہ بڑے مسائل کا فیصلہ اس کی اجازت اور مشورت کے بغیر انجام نہ دیا جائے۔

ان تینوں میں سے کسی بھی ایک احتمال کو قبول کر لینے کی صورت میں یزید اپنے آپ کو امام حسین کے قتل سے بری قرار نہیں دے سکتا۔

الادلۃ علي تورط يزيد بدم الحسين ، ج ١ ،ص ٣-٥

اگر ہم پہلے احتمال کو قبول کر لیں (اگرچہ یہ بعید ہے) اور کہیں کہ یزید نے تمام اختیارات ابن زیاد کے حوالے کر دیئے تھے اور انہی اختیارات میں سے ایک فرزند رسول کا قتل تھا۔ اس بناء پر اگر یزید ابن زیاد کے اس کام سے بے خبر تھا، تو بعد میں جب باخبر ہو گیا تھا، تو اس وقت ابن زیاد کو سزا کیوں نہیں دی اور کم از کم اسے اپنے منصب سے کیوں نہیں ہٹایا؟

تاریخ طبری اور کامل التاریخ کی روایت میں قتل کی بجائے، یہ الفاظ ذکر ہوئے ہیں:

بالبيعة أخذا شديداً ليست فيه رخصة حتى يبايعوا۔

الكامل في التاريخ - ،ج ٢ ،ص ١٥١۔

اس عبارت سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ یا بیعت کروا یا قتل کرو، کوئی تیسری راہ محتمل نہیں ہے۔

## امام حسین(ع) کو یزید کی سازش کی خبر ہونا:

تاریخ طبری اور الکامل کی نقل کے مطابق امام حسین (ع) جب مکہ چھوڑ رہے تھے تو لوگوں کو اس کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

والله لانْ اقتل خارجاً منها بشبر أحب اليَّ من ان اقتل داخلا منها بشبر وأيم الله لو كنت في حجر هامَّة من هذه الهوام لاستخرجوني حتى يقضوا فيَّ حاجتهم،

خدا کی قسم مکہ سے باہر قتل ہونا، اگرچہ ایک بالشت کے فاصلہ پر ہو، میرے لیے مکہ میں قتل ہونے سے بہتر ہے۔ خدا کی قسم اگر میں حشرات کے بلوں میں بھی چھپ کے رہوں، تب بھی وہ لوگ مجھے نکال کر قتل کر دیں گے۔

الكامل في التاريخ ،ج ٢،ص ١٦١

تاريخ الطبري،ج۴،ص ٢٨٩

امام حسین (ع) کو یزیدیوں کے ہدف کا علم تھا، لہذا آپ نے مکہ سے خارج نہ ہونے کی صورت میں یقینی طور پر اپنے قتل اور کعبہ و مکہ کی حرمت پائمال ہونے سے لوگوں کو آگاہ کیا۔

اہل سنت کے معروف عالم و دانشور اخطب خوارزم لکھتے ہیں کہ :

جب حرّ نے امام حسین کے کربلا پہنچنے کی خبر ابن زیاد کو دی تو اس نے امام کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کربلا وارد ہوئے ہیں، لیکن مجھے یزید نے حکم دیا ہے کہ آپ کو کسی قسم کی رعایت نہ دوں مگر یہ کہ یا آپ یزید کی بیعت کریں یا آپ کو قتل کیا جائے۔

الادله علي تورط يزيد بدم الحسين،ج ١ ، ص ٣٢،بنقل از كتاب، مقتل الحسين للخوارزمي ج١ ص،٣٤٠

ونقل نص الكتاب ابن أعثم في كتاب الفتوح وهو من أعلام القرن الرابع الهجري ج٥ ص١٥٠

## یزید کے نام ابن عباس کا خط:

جب امام حسین (ع) مکہ سے نکلے تو ابن زبیر نے خلافت کا اعلان کر دیا، لیکن عبد اللہ ابن عباس نے ابن زبیر کی بیعت نہیں کی۔ یزید نے ابن عباس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک خط لکھا اور کہا کہ تم نے ابن زبیر کی بیعت نہ کر کے صلہ ارحام کا لحاظ رکھا ہے۔ میں اس نیکی کو فراموش نہیں کروں گا اور تیری محبت کا جبران کروں گا اور تجھ سے ایک تقاضا ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی ابن زبیر کی بیعت کرنے سے روکو، کیونکہ لوگوں کے نزدیک تم ایک قابل اعتماد شخص ہو۔ ان کلمات پر مشتمل خط کے جواب میں ابن عباس نے یزید کو جواب میں لکھا:

اے یزید، ابن زبیر کی بیعت نہ کرنا تیری محبت کی وجہ سے نہیں ہے، خدا میری نیت سے آگاہ ہے تمہیں میرے ساتھ نیکی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ میں تم سے کوئی نیکی نہیں دیکھوں گا، میں کس طرح تیری حمایت کروں جبکہ تم نے حسین اور آل ابو طالب کے جوانوں کو قتل کر دیا ہے، تو میرے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ حسین اور خاندان عبد المطلب کے جوانوں کو بھول جاؤں گا:

...وانت قتلت حسيناً ... لا تحسبني لا أباً لك نسيتُ قتلك حسيناً وفتيان بني عبد المطلب۔

تاريخ اليعقوبي،ج ١،ص ٢٠٨

ابن عباس نے یزید کو قاتل امام حسین (ع) کے عنوان سے پہچنوایا ہے اور ابن عباس کی عظمت اور ان کا مقام سب پر عیاں ہے کہ وہ کوئی معمولی شخصیت نہیں ہیں کہ بلا وجہ کسی پر تہمت لگا دے بلکہ ان کے تقویٰ اور عدالت پر امت مسلمہ کا اجماع قائم وموجود ہے۔

## یزید کے کفر آمیز اشعار:

اہل سنت کی تاریخ نقل کرتی ہے کہ یزید نے اہل بیت (ع) کو دربار میں اسیروں کی حالت میں حاضر کر کے کفر آمیز اشعار کہ کر واقعہ کربلا کو اپنے لیے افتخار شمار کیا ہے:

ليت أشياخي ببدر شهدوا * جزع الخزرج من وقع الاسل

قد قتلنا الكثير من أشياخهم * وعد لناه ببدر فاعتدل

لست من خندف إن لم أنتقم * من بنى أحمد ما كان فعل

لعبت هاشم بالملك فلا * خبر جاء ولا وحى نزل

اے کاش ہمارے وہ آباء واجداد جو بدر میں مارے گئے، وہ زندہ ہوتے تو وہ دیکھ لیتے کہ آل احمد سے ہم نے کیسے انتقام لیا۔ ہم نے ان کے بزرگوں کو قتل کر کے بدر کا بدلہ چکا دیا ہے۔ اگر آل احمد سے بدلہ نہ لیا، تو میں بنی خندف سے نہیں ہوں، بنی ہاشم نے حکومت کے ساتھ کھیل کھیلا ہے ان پر نہ کوئی وحی نازل ہوئی ہے اور نہ کوئی فرشتہ اتر آیا ہے!

ابن جوزی، المنتظم ، ج ۲، ص ۱۹۹

ابو الفرج اصبہانی، مقاتل الطالبيين ، ج ۱ ، ص ۳۴

ابن المطهر ، البدء والتاريخ ، ج ۱، ص ۳۳۱

الدولة الأموية للصلابي ، ج ۲، ص ۲۵۶

البداية والنهاية ، ج ۸، ص ۱۹۲

تاريخ الطبري ، ج ۸، ص ۱۸۷

تاريخ الطبري - ، ج ۸ ، ص ۱۸۸

## یزید کا ابن زیاد کو اپنے عہدے پر برقرار رکھنا:

اگر یزید کی مرضی و حکم کے بغیر ابن زیاد نے امام حسین (ع) کو قتل کیا تھا، تو کیا یزید نے اس کے خلاف کوئی قدم اُٹھایا ہے ؟کیا اسے قتل امام حسین کے جرم میں سزا دی گئی ؟کم از کم خلیفہ کی نافرمانی کرنے کی بناء پر اسے عہدہ سے ہٹادیا گیا؟تاریخ نہ فقط اس کی تائید نہیں کرتی، بلکہ اس کے بر خلاف گواہی دیتی ہے !

## و:ابن زیاد مامور تھا نہ خود مختار:

کچھ ایسے قرائن و شواہد بیان کیے جائیں گے کہ جن سے واضح ہو گا کہ یزید نہ صرف ابن زیاد کے کام سے ناراض نہیں تھا، بلکہ ابن زیاد کو اس کی مکمل حمایت حاصل تھی۔اسی بناء پر معرکہ کربلا یزید لعین کے حکم پر وجود میں آیا تھا:

الف:ابن زیاد کو خود یزید نے کوفہ میں حضرت مسلم کے زیر قیادت وجود میں آنے والے انقلاب کو روکنے کے لیے بھیجا تھا۔اگر واقعہ کربلا یزید کی اطلاع کے بغیر اور اس کی مرضی کے خلاف واقع ہوا تھا، تو خلیفہ کے حکم اور مرضی کے خلاف اقدام کرنے پر ابن زیاد کو مجرم قرار پانا چاہیے تھا۔

ب: اگرابن زیادنے امام حسین (ع) کو شہید کیا ہے، توآل محمد کو شام کے کوچہ و بازار میں کس نے پھرایااور کس

کی اجازت سے پھرایا گیا؟ امام حسین کے سر مبارک کو سامنے رکھ کر کس نے چھڑی سے دندان مبارک کی بے

حرمتی کی؟ یزید کے دربار میں خاندان عصمت کو کس نے ستایا؟ قتل امام حسین پر فخر کرتے ہوئے کفراور شرک

آمیز اشعار کس نے کہے؟ اسرائے آل محمد کو کس نے زندان میں بند کردیا تھا؟ اس قسم کے بہت سے سوالات

تاریخ کے سینے میں ضبط ہیں، کہ جن کافقط اور فقط ایک واضح جواب ہے کہ یزید لعین وناصبی نے امام حسین (ع)

کو قتل کیا ہے۔

ابن زیاد، یزید کی ہلاکت کے بعد بھی اپنے عہدہ پر برقرار تھا۔ اور وہ بصرہ اور کوفہ دونوں پر حکومت کررہا تھا۔ اگر

اس نے یزید کی مرضی اور حکم کے خلاف امام حسین کو قتل کیا تھا تو اپنے منصب پر باقی رہنا کس بناء پر تھا۔ جبکہ

یزید نے مدینہ کے حاکم ولید کو امام حسین سے بیعت نہ لے سکنے اور امام کو قتل نہ کرنے پر فوراً معزول کردیا تھا۔

الكامل في التاريخ ،ج ٢،ص ١٩٥

یزید،ابن زیاد سے نہ صرف ناراض نہیں تھا،بلکہ اسے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا،جیسا کہ ابن ابن اثیر

نے نقل کیاہے کہ:

جب امام کا سر مبارک شام پہنچا تو یزید نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ابن زیاد کی تعریف کی۔

الكامل في التاريخ ،ج ٢،ص ١٨١

ج: قتل امام حسین (ع) پر ابن زیاد کی عزت اور احترام میں اضافہ کرنا:

ابن زیاد کو یزید اپنا صاحب اسرار اور امین مانتا تھا،جیسا کہ اہل سنت کے مایہ ناز مؤرخ مسعودی نے اپنی کتاب

مروج الذہب میں لکھاہے کہ:

جب واقعہ کربلا کے بعد ابن زیاد شام آیا تو یزید نے ابن زیاد کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور اپنے خدمت گار سے کہا:

اسقني شربة تُروِّي مشاشي * ثم مل فاسقِ مثلها ابن زياد

صاحب السروالامانة عندي * ولتسديد مغنمي وجهادي

مجھے شراب کا جام پلاؤ اور ایک جام ابن زیاد کے لیے بھر دو کیونکہ وہ میرا صاحب اسرار اور امین ہے اور جہاد و غنیمت کے جمع کرنے میں میرا مددگار ہے۔

مروج الذھب، ج ١، ص ٣٧٧

## معاویہ ابن یزید کا اعتراف:

یزید کے بیٹے کا اعتراف اس بات پر اچھی طرح دلالت کرتا ہے، کہ امام حسین (ع) کو قتل کرنے میں یزید کا ہاتھ تھا۔ یزید کی ہلاکت کے بعد اس نے اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ میرا باپ یزید، حسین کا قاتل ہے اور میرے دادا معاویہ نے علی سے خلافت کو غصب کیا ہے اور مجھے اس خلافت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں لکھتا ہے کہ معاویہ ابن یزید نے کہا:

إن هذه الخلافة حبل الله وإن جدي معاوية نازع الامر أهله ومن هو أحق به منه علي بن أبي طالب وركب بكم ما تعلمون حتى أتته منيته فصار في قبره رهينا بذنوبه ثم قلد أبي الامر وكان غير أهل له

ونازع ابن بنت رسول الله ثم بكى وقال إن من أعظم الامور علينا علمنا بسوء مصرعه وبئيس منقلبه وقد قتل عترة رسول الله وأباح الحرم وخرب الكعبة،

خلافت خدا کی رسی ہے میرے دادا معاویہ نے اسے علی ابن ابی طالب سے ناحق غصب کیا اور جو کچھ چاہا کر دیا...

پھر میرے باپ کی باری آئی اور وہ بھی خلافت کا اہل نہیں تھا۔ فرزند رسول سے دشمنی کی! پھر وہ رویا اور کہا...،

اس نے عترت رسول خدا کو قتل کیا، شراب کو حلال قرار دیا، کعبہ کو خراب کیا اور وہ جہنمی ہے۔

الصواعق المحرقة - ،ج ٢ ،ص ٦٤١

## ط۔ ابن زیاد کا اعتراف:

ابن زیاد کو یزید کی طرف سے حسین کے قتل کا حکم دیئے جانے کا اعتراف خود ابن زیاد نے بھی کیا ہے:

أما قتلي الحسين فإنه أشار إليّ يزيد بقتله أو قتلي فاخترت قتله،

یزید نے مجھے دو کاموں میں مخیر کیا تھا کہ: یا تو حسین کو قتل کر دوں یا میں خود قتل ہو جاؤں، لہذا میں نے حسین کے قتل کو انتخاب کیا!

الكامل في التاريخ - ،ج ٢ ،ص ١٩٩

## یزید کے اظہار ندامت کی علت:

بعض متعصب لوگ یزید کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یزید نے ابن زیاد پر امام حسین (ع) کو شہید کرنے کی وجہ سے لعنت کی ہے اور پشیمانی کا اظہار بھی کیا ہے اور اہل بیت کو باعزت طور پر مدینہ پہنچایا ہے۔

یزید کے برتاؤ میں تبدیلی، اسکے نیک ہونے اور واقعہ کربلا کی ذمہ داری سے بری الذمہ کی دلیل نہیں ہے۔

یزیدی تبلیغی مشینری نے پروپیگنڈا کر رکھا تھا کہ اسلامی ریاست کے خلاف کسی غیر مسلم نے بغاوت کی ہے اور اسلامی لشکر نے اس بغاوت کو کچل دیا ہے، لیکن جب اہل بیت شام پہنچے تو کچھ ایسے حالات واقع ہوئے اور شام کی فضا یزید کے خلاف اور آل رسول کے حق میں تبدیل ہونے لگی تو یزید بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی لانے پر مجبور

ہوااور یزید نے اپنے اصل چہرے پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کی

کوشش کی۔وہ عوامل جن کی بناءپر یزید نے اپنی سیاست بدل دی ان میں سے چند یہ ہیں:

## الف: امام حسین (ع) کے سر مبارک کا نوک نیزے پر قرآن پڑھنا:

امام حسین (ع) کے معجزات میں سے ایک معجزہ جو آپ کے سر مبارک سے نمایاں ہوا، وہ نیزے پر قرآن پڑھنا

ہے، اہل سنت کے مؤرخ ابن عساکر جو خود بھی شام سے ہے، لکھتا ہے کہ:

امام حسین کے سر مبارک کو تین دن تک شہر میں ایک جگہ پر رکھا گیا اور سر مبارک سے اس آیت کی تلاوت کی

آواز آرہی تھی:

أم حسبتم أن أصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا،

کیا تم لوگ گمان کرتے ہو کہ اصحاب کہف اور رقیم ہماری عجیب نشانیوں میں سے ہیں۔

سورہ کہف، آیت ۹

مختصر تاریخ دمشق - ،ج ۱ ،ص ۳۴۱۸

نوک سنان پر سورہ کہف کی تلاوت جہاں ایک طرف سے معجزہ تھا آپ کا،وہاں لوگوں کو یہ بات سمجھا رہے تھے کہ حسین اور ان کے ساتھی اصحاب کہف کی طرح حق پرست ہیں، جبکہ یزید اور اس کے پیروکار دقیانوس کی طرح کافر اور ظالم ہیں۔اس کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں کی ذہنیت میں تبدیلی آگئی تھی۔

## ب:امام سجاد(ع)اور حضرت زینب(س) کے انقلابی خطبے:

دوسرا عامل جس نے شام کے لوگوں کو بیدار اور یزید کو رسوا کیا،وہ امام سجاد کا مسجد اموی میں خطبہ دینا ہے۔اسی طرح حضرت زینب نے دربار یزید میں بنی امیہ کے چہرے سے پردہ ہٹایا۔امام سجاد نے بازار شام میں خاندان رسالت کا صحیح تعارف کروایا۔آپ نے کسی شامی کے جواب میں فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟اس نے جب اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس آیت کو پڑھا ہے:

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ،

سوره شوری، آیت ۲۳

کہا: کیا آپ اس آیت کے مصداق ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

الدر المنثور ،ج ۹ ،ص ۶۶

تفسير الطبري - ،ج ۲۱ ،ص ۵۲۸

جب اہل شام غفلت کی نیند سے بیدار ہوئے تو شہر کی حالت بدل گئی اور یزید کو خوف ہوا کہ کہیں لوگ اس کے خلاف بغاوت نہ کر دیں، لہذا یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت کو زندان سے رہا کیا جائے اور دربار کی عورتوں کو اسرائے آل محمد کے استقبال کرنے کا حکم دیا۔ اور تین دن تک سید الشہداء کے لیے عزاداری کرنے کی اجازت دی گئی۔

سید علی میلانی، ناگفتہ ہای حقائق عاشورا، ص۱۴۸

اب تک کے مطالب کے روشنی میں معلوم ہوا کہ امام حسین (ع) کی شہادت اور آل رسول (ص) کی اسارت کا ذمہ دار یزید اور اس کا والی ابن زیاد ہے۔ خدا ہم سب کو حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

## نتیجہ بحث:

گذشتہ بحث و تحقیق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ علمائے شیعہ، اور اکثر علمائے اہل سنت کے نظریہ کے مطابق، امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم یزید ابن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ نے دیا تھا۔

دشمن کا اس واقعہ کو مخدوش کرنا اس کے ناپاک عزائم کا منہ بولتا ثبوت ہے، اور علمائے اہل سنت کے نزدیک یہ حکم، نہ صرف ایک بار بلکہ دو بار حکم دیا گیا تھا۔ اسی بناء پر یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اس افسوسناک اور دلسوز واقعہ [شہادت امام حسین] کا اصلی مجرم و مقصر یزید ابن معاویہ ہے، حتی تاریخ میں ہے کہ خود یزید نے دربار شام کے تخت پر بیٹھ کر امام حسین (ع) کو شہید کرنے کا اعتراف کیا تھا اور اس خوشی کے موقع پر اس نے

کفر آمیز اشعار بھی پڑھے تھے، لیکن آج چودہ سو سال کے اسی بنی امیہ کی نسل سے تعلق رکھنے والے وہابی اور بعض سنی، اسی یزید لعین کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یزید نے امام حسین (ع) کے شہید کرنے کا حکم نہیں دیا تھا، حالانکہ خود یزید کہتا ہے کہ میں نے خود امام حسین (ع) کو قتل کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔

ابن تیمیہ، ابن کثیر اور آج کے دور کے وہابی اور بعض اہل سنت یا سعودی عرب کے وہابی علماء کی سایٹ پر اور اس کے چینلز پر صبح شام شیعوں پر لعنتیں کی اور گالیاں دی جاتی ہیں، سر عام شیعوں کو کافر کہا جاتا ہے، غلط اور جھوٹا بہانہ یہ ہے کہ شیعہ صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر تم بنی امیہ کی نسل سے نہیں ہو، یا تم لوگ اگر بنی امیہ، معاویہ و یزید کا دفاع نہیں کرتے، تو جس طرح تم صحابہ کو برا بھلا کہنے کی وجہ سے شیعوں پر لعنت کرتے ہو اور انھیں کافر قرار دیتے ہو، تو اس بات پر قرآن و سنت اور مسلم امت کے تمام فرقوں کا اجماع و صد در صد اتفاق ہے کہ اہل بیت، صحابہ سے ہر چیز میں

افضل و بالاتر ہیں۔اب تمام شیعہ علماءاور اکثر اہل سنت کے علماء کا اتفاق ہے کہ یزید امام حسین (ع) کا قاتل

ہے۔

تواب وہابیوں اور بعض اہل سنت کے مسلمانوں تم کیوں الفاظ سے کھیلتے ہو، کیوں اپنے آپ اور اپنی کتابیں پڑھنے

والوں کو زحمت میں ڈالتے ہو، یزید لعین کے دفاع میں صاف چھپتے بھی ہو، صاف سامنے آتے بھی نہیں ہو،

صرف اور صرف رسول خدا (ص) کے دل کو خوش کرنے کے لیے تم یزید کو کہ جس نے اہل بیت کو قتل کیا،

صحابہ کو قتل کیا اور خانہ کعبہ کی حرمت کو پامال کیا، صاف صاف کافر کیوں قرار نہیں دیتے؟؟؟!!!

**التماس دعا۔۔۔۔**